منگل | 2-جون 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

منگل 2 جون 1998ء 6 صفر المظفر 1419 ہجری 2 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 115

توبہ کرنے والا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کرسکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے) (الدرالمنثور جلد 1 صفحہ 261)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں (-) عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 348)

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے، کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا، تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام توبہ ہے۔

اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا، کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو، تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 349)

احباب توجہ فرمائیں

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ جمعہ میں تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فہو الشافی۔

نمبر 1 Radium Bromide CM
نمبر 2 Carcinosim CM

ایک ہفتہ نمبر 1 اور دوسرے ہفتہ نمبر 2 کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔

(ناظر امور عامہ)

☆......☆......☆......☆

خدا کی خاطر تنگی اختیار کرنے والا کبھی تنگی میں نہیں رہتا

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جارہا ہے۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے آج یہ سعادت تمام عالم میں کسی کو حاصل نہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے ساتھ بخل سے کام لوگے۔ اس سے تمہیں روحانی اور مالی نقصان پہنچے گا......... ایک مخلص دوست نے میرا خطبہ سن کر عہد کیا کہ قرض لیکر بھی چندہ دینا پڑا تو دونگا جب میں بچوں کی خاطر یا کار کی مرمت کی خاطر قرض لیتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر کیوں نہ لوں اس فیصلہ پر عمل کے نتیجہ میں ان کی زندگی کا رخ پلٹ گیا ساری مالی تنگی فراخی میں بدل گئی -
(الفضل 25- مئی 1998ء)

جملہ مجاہدین تحریک جدید اپنے پیارے امام کے ارشاد کے پیش نظر اولین موقعہ پر اپنے کئے ہوئے وعدہ جات تحریک جدید کی ادائیگی فرما کر اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اول)

جلسہ سالانہ پر رُوح پرور خطابات۔ مجالس عرفان۔ بچوں کی کلاس۔ تقریب آمین

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا بابرکت دورۂ بیلجئیم

(یکم تا 3 مئی 1998ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بیلجیئم میں شرکت فرمانے کے لئے 30- اپریل 1998ء کو بیت الفضل لندن سے دن کے قریباً سوا گیارہ بجے بذریعہ کار روانہ ہو کر اسی شام بیلجیئم کے وقت کے مطابق پونے چھ بجے بیت السلام بیلجیئم میں ورود فرما ہوئے۔

اس سال جماعت بیلجیئم کا چھٹا جلسہ سالانہ منعقد

باقی صفحہ 3 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

تبرکات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہر احمدی کا موٹو کیا ہے؟

"الفضل" مورخہ 16- اگست 36ء میں ایک نہایت لطیف نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا کیا موٹو ہونا چاہئے؟ اس نوٹ میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا موٹو قرآن مجید کے یہ الفاظ ہیں۔

"فاستبقوا الخیرات"

یعنی ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جاؤ۔ واقعہ میں یہ ایک ایسا موٹو ہے۔ جو ہر احمدی کو مد نظر ہونا چاہئے۔ اور ہمارے نوجوانوں کو اسے خوش خط لکھا کر اپنے کمرہ میں نمایاں جگہ نصب کرنا چاہئے۔ تاکہ ہر وقت انہیں خیال رہے۔ کہ ہمارا نصب العین کیا ہے؟ اور دوسروں کو بھی معلوم ہو۔ کہ ایک احمدی کا منتہائے نظر کیا ہے؟ لیکن ضروری نہیں۔ کہ ہم کسی مفہوم کو ہمیشہ خاص الفاظ میں ہی منحصر قرار دیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ ایک مفہوم دو یا دو سے زیادہ عبارتوں کے ذریعہ ادا کیا جا سکے۔ پس مجھے اس موٹو پر اعتراض نہیں۔ بلکہ میں اس کی پوری طرح تائید کرتا ہوا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت اوّل نے مجھے جبکہ میں ان سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا فرمایا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس دجالی زمانہ کے مناسب حال ایک فقرہ میں اپنی جماعت کے سامنے تمام دین کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کرکے ہر احمدی سے اقرار لیا ہے۔ اور واقعہ میں دجالی زمانہ میں یہی فقرہ ہر احمدی کو مد نظر رہنا چاہئے اور وہ یہ ہے۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر آپ نے فرمایا۔ دیکھو پہلے زمانوں میں لوگ دنیا کے کام دنیا کے لئے اور دین کے کام دین کی خاطر کرتے تھے۔ مگر دجال وہ قوم ہے۔ کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی تمام کوششیں اور کارروائیاں محض دنیا کے لئے ہیں۔ ان کی نماز۔ ان کی عبادت ان کا گرجوں میں جانا۔ ان کا مشن کھولنا ان کی تبلیغ ان کا اخلاق حسنہ دکھانا۔ ان کا شفاخانے اور مدرسے جاری کرنا سب درپردہ دنیا کے لئے اور اپنی حکومت اور غلبہ کے استحکام کے لئے ہیں۔ اور دجال کے اثر کے ماتحت اب یہ وبا ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور دنیا کی تمام قوموں میں یہ مرض سرایت کر گیا ہے۔ کہ لوگ ہر کام میں دنیا کا آرام اس کی منفعت اور اس کی آسائش ڈھونڈتے ہیں۔ کوئی کام بھی آخرت کی درستی اور اور عاقبت کو سنوارنے کے لئے نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر تحصیل علم کو لے لو۔ پہلے زمانہ میں علم سے غرض اخلاق کی تہذیب اپنے فرائض کو پہچاننا اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا۔ لیکن اس زمانہ میں سکولوں کی تعلیم کالجوں کی پڑھائی اور یونیورسٹیوں کی ڈگریاں لینا محض ملازمت کے حصول کے لئے ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے مصلح نے بیعت میں اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ اقرار لیا۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

یعنی میرے ہر کام میری ہر حرکت اور ہر سکون میں دین مقدم ہو گا۔ اور دنیا موخر۔ اخروی زندگی اصل ہو گی۔ اور ورلی زندگی فرع۔ اب اس جامع فقرہ میں سب کچھ آگیا۔ مثلاً جو احمدی علم پڑھتا ہے۔ بلکہ علم پڑھنے کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کرکے کیمبرج یا آکسفورڈ میں داخل ہوتا ہے۔ گو وہ بھی تعلیم کے خاتمہ پر ملازمت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ مگر اصل مقصد اس کا اس علم کے حصول سے دنیا نہیں بلکہ وہ بھی اقرار کرتا ہے۔ علم پڑھنے میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر تعلیم سے فارغ ہو کر جب وہ شخص ملازمت میں داخل ہوتا ہے۔ تو اسی فقرہ کے ذریعہ وہ دوبارہ اقرار کرتا ہے۔ کہ گو ملازمت ذریعہ معاش ہے۔ اور اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ بھرنے کے لئے میں نے ملازمت اختیار کی ہے۔ مگر اس ملازمت میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

یعنی افسروں کو خوش کرنے کے لئے خدا کو ناراض نہ کروں گا۔ رشوت نہ لوں گا ماتحتوں پر بے جا سختی نہ کروں گا۔ اسی طرح ایک تاجر اپنی تجارت میں ایک زمیندار اپنی زراعت میں۔ پیشہ ور اپنے پیشہ میں ایک شادی کا خواہش مند اپنی شادی میں اولاد کا متمنی اولاد کے معاملہ میں اقرار کرتا ہے۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پس جس طرح محولہ بالا مضمون میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے کمرہ میں لکھا کر نصب کرے۔ کہ

فاستبقوا الخیرات"

میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس عربی فقرہ کے علاوہ کہ جسے ممکن ہے۔ بہت سے غیر احمدی نہ سمجھ سکیں۔ احمدیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا یہ موٹو بھی خوش خط لکھ کر اپنے کمروں میں لٹکائیں۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

☆......☆......☆......☆

عالمِ فانی

حضرت مسیح موعود کا پر معارف کلام

اے حُبِّ جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

دیکھو تو جا کے ان کے مقابِر کو اک نظر
سوچو کہ اب سلف ہیں تمہارے گئے کدھر

اک دن وہی مقام تمہارا مقام ہے
اک دن یہ صبح زندگی کی تم پہ شام ہے

اک دن تمہارا لوگ جنازہ اٹھائیں گے
پھر دفن کرکے گھر میں تأسف سے آئیں گے

اے لوگو! عیشِ دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوفِ مرگ و خیالِ فنا نہیں

سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بلا لیا وہ سبھی کیوں گذر گئے

وہ دن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کُوچ کی نوبَت قریب ہے

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

ملتی نہیں عزیزو! فقط قصّوں سے یہ راہ
وہ روشنی نشانوں سے آتی ہے گاہ گاہ

وہ لغو دیں ہے جس میں فقط قصّہ جات ہیں
ان سے رہیں الگ جو سعید الصفات ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

جلسہ سالانہ پر روح پرور خطابات- مجالس عرفان- بچوں کی کلاس- تقریب آمین

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا بابرکت دورۂ بیلجیئم

(یکم تا 3 مئی 1998ء)

ہوا۔ یہ پہلا جلسہ تھا جو تین دن (یکم تا 3 مئی) جاری رہا اور اس جلسہ کی یہ بھی خاص خصوصیت تھی کہ بیلجیئم کی تاریخ میں پہلی بار امام جماعت احمدیہ الرابع نے بنفس نفیس جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ اس سال جلسہ سالانہ میں مجموعی حاضری 598 رہی جب کہ گذشتہ سال کے جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد 297 تھی۔ اس جلسہ میں ہمسایہ ممالک سے بھی 69 مہمان شامل ہوئے۔

جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز یکم مئی کو پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیئم نے قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کرائی۔ خطبہ جمعہ کا خلاصہ 5- مئی 98 کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

جلسہ کے دوران نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ افتتاحی اور اختتامی اجلاس کے علاوہ چار اجلاسات ہوئے۔ جن میں درج ذیل موضوعات پر مقررین نے تقاریر کیں۔ ہمارا جلسہ سالانہ' آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی الی اللہ' نظام (قدرت ثانیہ) اور ہماری ذمہ داریاں' حضرت مسیح موعود اور قبولیت دعا' باہمی اخوت و رواداری' تعمیر بیوت الذکر' تحریک وقف نو اور ہماری ذمہ داریاں۔

جلسہ سالانہ کا مرکزی نقطہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا مبارک وجود تھا۔ آپ کے خطابات' آپ کے ساتھ روح پرور مجالس اور ذاتی ملاقاتیں بیلجیئم کے احمدیوں کے لئے گراں بہا خزانہ تھا۔ یہ تینوں دن خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک خاص دینی کیفیت' دعاؤں اور ذکر الٰہی کے بابرکت ماحول میں بسر ہوئے۔ احباب جماعت بیلجیئم کی خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

جلسہ سالانہ مرکزی روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ مختلف شعبہ جات مقرر کئے گئے جنہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

دعوت الی اللہ کی مہم تیز کرنے کی نصیحت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ جو مجالس ہوئیں ان میں یکم مئی بروز جمعۃ المبارک شام پونے چھ بجے جلسہ گاہ میں فرنچ زبان بولنے والے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس محفل میں زیادہ تر سوالات ابتدائی نوعیت کے تھے۔ لٰہذا حضرت صاحب نے مجلس کے اختتام پر فرمایا کہ سوالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت بیلجیئم دعوت الی اللہ میں ابھی اس طرح مشغول نہیں ہوئی جس طرح میں کہتا ہوں۔ یہ بالکل ابتدائی نوعیت کے سوالات ہیں۔ جن کا جواب بہت پہلے ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان سب سوالات کا جواب ایم ٹی اے پر ہماری فرنچ مجلس سوال و جواب میں آ چکا ہے۔ جماعت کا فرض تھا کہ آپ کو مطلع کرتی۔ حضرت صاحب نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس معاملہ کو سنجیدگی سے لیں اور ان مجالس کی آڈیو ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے لوگوں میں دعوت الی اللہ کریں۔ اگر ایسا کریں تو اگلے سال تک حالت بالکل بدل سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے اندازہ ہے کہ حاضرین میں سے بہت سے لوگوں کے پاس ڈش انٹینا اور ویڈیو وغیرہ کی سہولت نہیں ہوگی۔ لیکن آڈیو کیسٹ سننے کی سہولت تو قریباً سب کو میسر ہوگی۔ لوگ چلتے پھرتے اور سفر میں آڈیو کیسٹ سن سکتے ہیں۔ عربی میں بھی مجالس سوال و جواب (لقاء مع العرب) موجود ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس محفل میں مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم کو حضرت صاحب کے ارشادات کا فرنچ ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

خواتین سے خطاب

ہفتہ 2- مئی کو صبح ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضرت صاحب نے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ میں بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کو دہراؤں گا جو اکثر پہلے بھی کہہ چکا ہوں مگر بدقسمتی سے ان پر عمل درآمد کرنے والا نگران دکھائی نہیں دیا۔ حضرت صاحب نے خصوصیت سے تاکید فرمائی کہ تمام عورتوں اور بچیوں کو سورہ فاتحہ صحیح تلفظ کے ساتھ زبانی یاد کروائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی سورت جو ہر رکعت میں نماز میں لازماً پڑھی جاتی ہے' جس کے بغیر رکعت بنتی نہیں۔ جو دن میں پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنی ہے' کیسی عجیب بات ہے کہ وہ یاد ہی نہ ہو اور ایسے یاد نہ ہو کہ پڑھتے پڑھتے اس کے معنی ذہن میں جاری ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کے مضامین بہت وسیع ہیں۔ یہ باتیں میں سمجھا سمجھا کر تھک تو نہیں گیا مگر مایوسی ضرور پیدا ہوئی ہے۔ اکثریت ایسی ہے جو سورۃ فاتحہ یوں نہیں جانتی کہ پڑھے تو خود بخود معنی سمجھ آئیں۔

حضرت صاحب نے ہر بچی' ہر عورت کو سورۃ فاتحہ اس طرح سمجھا کر یاد کروانے کی ہدایت فرمائی کہ اس کے مضامین بھی ان پر واضح اور روشن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر صرف سورۃ فاتحہ کے مضامین سمجھ لیں تو ساری ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ سورہ فاتحہ ہر مضمون کے لئے الفاظ مہیا کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ممکن ہے اگر سنجیدگی سے بار بار توجہ کریں اور نماز کے وقت توجہ ہو اور اگر سمجھ نہ آئے تو سمجھ آنے تک دہراتے رہیں۔ خاص مواقع پر خاص مضامین سامنے لائیں۔ حضرت صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا واقعہ بیان فرمایا کہ آپ کس طرح نماز میں سورۃ فاتحہ کی تکرار کیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے صدر لجنہ کو تاکید فرمائی کہ ایک ایک خاتون کا جائزہ لے کر رپورٹ کریں اتنی عورتوں کو اس طرف توجہ ہوئی ہے اور اتنی سمجھ چکی ہیں۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں خواتین کو دعوت الی اللہ کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ بیلجیئم میں بہت سے اچھے لوگ ہیں۔ اخلاص سے' پیار و محبت سے پیغام پہنچائیں تو اچھے لوگ بے شمار مل سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ان لوگوں میں دہریت اس وجہ سے ہے کہ ان کو جو خدا کا تصور دکھایا گیا ہے وہ سچا ہے ہی نہیں۔ سچا خدا صرف آپ پیش کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ محض مجھے خوش کرنے کے لئے نمبر بنانے کے لئے لوگوں کو اکٹھا کر کے لے آنا بیکار بات ہے۔ اگر اس طرح دھوکہ سے کام لیا جائے تو وہ دعوت الی اللہ نہیں دعوت الی اللہ وہ ہے کہ آنے والوں سے جماعت بھر جائے اور وہ نیک کاموں میں حصہ لیں۔ حضرت صاحب نے احمدی خواتین کو قربانیوں میں مردوں سے سبقت لے جانے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ آج بھی بعض ممالک میں عورتوں نے جب دعوت الی اللہ کا کام ہاتھوں میں لیا تو اس سے مردوں میں بھی غیرت پیدا ہوئی اور وہاں بڑی تیزی سے پیغام پھیل رہا ہے۔ حضرت صاحب نے اس سلسلہ میں کیسٹس سے استفادہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ علم ہو گا تو ولولہ اور جوش پیدا ہو گا۔ پس دعوت الی اللہ کے میدان میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو گھر گھر جا کر جائزہ لے کہ گھر والے دعوت الی اللہ کے کیسٹس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیلجیئم کی عورتوں میں بھی ایسی بندیاں ہیں کہ اگر خدا کا پیغام ان تک صحیح طرح پہنچے تو ضرور قبول کریں گی۔ آپ نے فرمایا کہ عام طور پر یہاں کی بداخلاقی کا خیال آتا ہے کہ وہ پاکیزگی کی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو سمجھ کر احمدیت کو قبول کرتی ہیں وہ اپنی پاکیزگی کی حفاظت کرتی ہیں اور بہت سی پیدائشی احمدی عورتوں سے بھی زیادہ حفاظت کرتی ہیں اور اچھی قدروں پر قائم ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کو اس طرح دعوت الی اللہ کریں کہ ان کو خدا ملے۔ اس کے لئے انتظام کی ضرورت ہے۔ ایسی کمیٹیاں بنائیں جو غور کریں' جائزہ لیں۔ ایسی لجنہ کی ممبرات جو خدا والی ہیں انہیں معلمہ بنائیں' وہ دوسروں کو بھی خدا کی خدمت میں لگائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے چند روز کا اخلاص نہیں چاہئے کہ خطاب سنا اور اس کا وقتی طور پر اثر ہوا اور پھر ویسے کے ویسے ہو گئے۔ پس وہ کام کریں جو آپ کا ساتھ دے صرف ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ساری زندگی ساتھ دے۔ ماحول کی تبدیلیاں ایسی ہوں جو مستقل ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ ایسا کریں گی۔

مجالس سوال و جواب

2- مئی کو ہی شام ساڑھے چار بجے فلیمش زبان بولنے والوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مقامی بیلجین افراد شامل ہوئے۔ اس مجلس میں مکرم عبدالحمید صاحب آف ہالینڈ کو حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا فلیمش ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

2- مئی کو ہی شام ساڑھے آٹھ بجے اردو میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ جس میں احباب جماعت نے مختلف سوالات کئے جن کے حضرت صاحب نے اردو میں جوابات عطا فرمائے۔

اتوار 3- مئی کو شام پونے 5 بجے بنگالی مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت صاحب کے ارشادات کا بنگالی زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم فیروز عالم صاحب کو حاصل ہوئی۔

بچوں کی کلاس

اتوار 3- مئی کو دن کے بارہ بجے حضرت صاحب نے بچوں کی کلاس لی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پھر مختلف بچوں اور بچیوں نے باری باری نظمیں اور تقریریں پیش کیں۔ تقریریں فلیمش زبان میں تھیں ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اسی طرح اردو نظموں کا بھی ترجمہ پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام بہت اچھا رہا۔ اور حضرت صاحب نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آخر پر حضرت صاحب ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے بچوں اور بچیوں میں مٹھائی وغیرہ تقسیم فرمائی۔

تقریب آمین و اعلان نکاح

اتوار 3- مئی کو بعد نماز عصر مکرم منیر احمد طاہر صاحب کی بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سنیں اور پھر ختم القرآن کی دعا دوہرائی۔ جس میں تمام حاضرین بھی شامل ہوئے۔ بچوں کے قرآن کریم عمدہ تلفظ اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے پر حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ ان بچوں کو قرآن کریم تحفتاً بھجوایا جائے گا۔ بعد ازاں حضرت صاحب کی موجودگی میں مکرم نصیر احمد شاہد مربی بیلجیئم نے مکرم قریشی محمد رافع صاحب کی بیٹی خولہ رفعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عبدالوحید آرائیں صاحب سے کیا اور دعا کرائی۔

حضرت صاحب نے اختتامی خطاب 3 مئی اتوار کو فرمایا (خلاصہ ملاحظہ ہو الفضل 28- مئی 98ء)

اگلے روز حضرت صاحب ایدہ اللہ مع اہل قافلہ صبح ساڑھے نو بجے بیلجیئم سے روانہ ہو کر سوا دو بجے بعد دوپہر بیت الفضل لندن میں ورود فرما ہوئے۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن 15- مئی 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر استاذ الجامعہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور آپ کی فتوح الغیب

حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی بہت بلند مقام کے حامل صوفی بزرگ ہیں آپ مشہور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں۔ آپ کا نام عبدالقادر بن ابی صالح تھا اور آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن سے جاملتا ہے۔ آپ کی پیدائش 470ھ میں جیلان میں ہوئی 18 سال کی عمر میں تحصیل علم کے لئے آپ بغداد آئے اور پھر اپنی وفات 561ھ تک اسی شہر کو اپنا مرکز بنائے رکھا۔

وعظ و نصیحت پچاس برس کی عمر میں آپ نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا آپ کے وعظ اور درس کا چرچا دور دور تک ہونے لگا۔ آپ نے جس دن پہلا وعظ کیا اس کے چھ سال بعد آپ کے شیخ کا مدرسہ آپ کے سپرد کر دیا گیا جس کی توسیع کے لئے مخیر لوگوں نے مالی امداد دی اور غریبوں نے مفت جسمانی مشقت سے آپ کی اعانت کی اس مدرسہ میں تفسیر، حدیث اور فقہ کے وعظ ہوتے تھے۔ ان درسوں کے نتیجے میں آپ کے شاگردوں کے دائرے میں وسعت آگئی اور آپ کے اثر آفرین اور دلنشین مواعظ سے بہت سے یہودی اور عیسائی بھی اسلام کو قبول کرنے لگے۔ آپ دنیوی ضرورتوں سے بے نیاز تھے اور بے خوفی سے کلمہ حق بیان کرتے تھے اور غرباء کی کثرت سے امداد کرتے تھے۔

آپ کے خطابات کا دلنشین انداز آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو اس کا طرز بیان یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے مخاطب صرف صوفیاء نہیں تھے اسی لئے آپ کے خطبات کا انداز بیان سیدھا سادا ہے جن میں صوفیاء کی اصطلاحات استعمال کرنے سے احتراز کیا گیا ہے اور سادہ اخلاقی نصیحتیں کی گئی ہیں۔

آپ کے تصوف کے جداگانہ انداز کے بارے میں اردو دائرہ معارف کی رائے ملاحظہ ہو۔

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جس تصوف کی تعلیم دی ہے وہ ہوا و ہوس کے خلاف جہاد کرنے پر مشتمل ہے جو جہاد بالسیف سے (جو کفار سے کیا جاتا ہے) افضل و اکبر ہے اور اسی طرح شرک خفی پر یعنی اپنے نفس کے بت کی پرستش پر نیز جملہ مخلوقات کے اصنام پر غلبہ حاصل کرنے اور ہر خیر و شر میں اللہ کی رضا کو کارفرما دیکھنے اور اسی کی شریعت کے مطابق اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔"

(اردو دائرہ معارف زیر لفظ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی)

پابندی شریعت و اتباع سنت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے تصوف کا سارا زور پابندی شریعت اور اتباع سنت پر ہے آپ کی ساری زندگی احکام شریعت کی حرف بحرف اطاعت و فرمانبرداری کی جیتی جاگتی تصویر تھی اس بارہ میں عبدالماجد دریا آبادی کی رائے ملاحظہ ہو۔

"آپ کے صحیفہ زندگی کی ایک ایک سطر احکام شریعت کے مطابق تھی مکتوبات و مواعظ کا ایک ایک لفظ آیات کلام مجید سے مستنبط ہوتا تھا تعلیمات میں سب سے زیادہ زور پابندی شریعت و اتباع سنت پر تھا وصال سے ذرا پہلے اکابر مشائخ عصر کا مجمع تھا بڑے صاحبزادے شیخ سیف الدین عبدالوہاب نے عرض کی کہ حضرت کچھ وصیت فرمائیے۔ جواب میں ارشاد ہوا خدا کے تقویٰ اور اطاعت کو اپنے اوپر لازم رکھو بجز خدا کے کسی سے خوف اور امید نہ رکھو تمام حاجات خدا ہی کو سونپ دو اور اسی سے مدد طلب کرتے رہو بجز خدا کے کسی پر اعتماد نہ رکھو اپنے اوپر توحید کو لازم رکھو کہ اسی پر سب کا اجماع ہے۔

(تصوف اسلام از عبدالماجد دریا آبادی ص 80)

واضح اور سادہ اسلوب آپ کے طریق تصوف کا احاطہ تاریخ دعوت و عزیمت میں اس طرح کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فنی اور اصطلاحی پیچیدگیوں سے ہٹ کر تصوف کو واضح اور سادہ اسلوب دیا آپ کی تالیفات اس اعتبار سے صوفیانہ ادب میں بڑا اہم مقام رکھتی ہیں کہ آپ نے تصوف کی زبان کو بھی عام فہم بنایا اور تصوف کے ساتھ وابستگی کے دروازے عام آدمی کے لئے کھول دیئے بحیثیت صوفی مربی کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے چالیس برس تک لوگوں میں وعظ و تلقین کا کام کر کے عملاً ثابت کر دیا کہ تصوف و طریقت پر محض اہل خلوت کی اجارہ داری درست نہیں حضرت شیخ صاحب تصوف میں پر اسرار رمزیت (جو باطنیہ یا غیر متشرع متصوفین کو تقویت پہنچاتی تھی) کے خلاف تھے وہ طریقت کو شریعت کے ساتھ ہم آہنگ اور کھلی شاہراہ کی طرح کشادہ دیکھنا چاہتے تھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے بیعت اور خانقاہی تربیت کے طریقوں کو بھی مرکز توجہ بنایا بیعت کا طریق اہل ارشاد میں پہلے سے مروج تھا لیکن حضرت شیخ صاحب نے اسے وسعت اور تازگی دی اور نظم و ضبط بھی بخشا حضرت شیخ صاحب کی زندگی میں آپ کا جاری کردہ طریقہ قادریہ لاکھوں نفوس کو فیضیاب کر چکا تھا۔

(تاریخ دعوت و عزیمت جلد 1 ص 202، 203)

اعلیٰ درجے کے روحانی مقامات کی جزا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تقویٰ اور بزرگی کے ایک بہت اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور آپ کی زندگی کا لحہ لحہ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کی ہی خاطر تھا اور دراصل یہ اعلیٰ درجہ کے روحانی مقامات کی جزا تھی کہ آپ کا کھانا پینا اور کپڑے پہننا بھی خدا کی رضا سے ہی ہوتا تھا اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:۔

"بعض جزائیں تو ایسی ہوتی ہیں جو اعلیٰ درجہ کے روحانی مقامات حاصل کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر ملتی ہیں جیسے حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاتا جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات ہی کی قسم یہ کھانا کھا اور میں کپڑا نہیں پہنتا جب تک مجھے خدا نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات ہی کی قسم یہ کپڑا پہن۔

(تفسیر کبیر جلد 8 ص 563)

آپ کی کتب آپ کی پندرہ تالیفات بتائی جاتی ہیں جو زیادہ تر آپ کے خطبات اور مقالات پر مشتمل ہیں ان میں سے چند مشہور کتب درج ذیل ہیں:۔

(I) غنیۃ الطالبین
(II) الفتح الربانی والفیض الرحمانی
(III) الفیوضات الربانیہ فی الاوراد القادریہ
(IV) الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبیؐ
(V) فتوح الغیب

فتوح الغیب اگرچہ آپ کے بلند مقام کی وجہ سے آپ کی کتب کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے تاہم فتوح الغیب ہر دور میں ایک پسندیدہ کتاب رہی ہے ایک دلنشین اور خوبصورت کتاب جو آپ کے اٹھتر مقالات وخطابات پر مشتمل ہے۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم کتاب ہے جس میں عام فہم انداز میں بہت گہری نصائح کی گئی ہیں چونکہ وہ تمام نصائح آپ کے تجارب پر مشتمل ہیں اس لئے ہر دور میں اس کتاب سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک پسندیدہ کتاب حضرت بانی سلسلہ کو اوائل عمر سے ہی یہ کتاب بہت پسند تھی اور آپ کثرت سے اس کا مطالعہ کرتے تھے چنانچہ آپ کے ابتدائی زمانہ کے متعلق حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صاحب بزرگان کی کتب میں سے بخاری، مثنوی رومی، دلائل الخیرات، تذکرۃ الاولیاء، فتوح الغیب اور سفر السعادۃ پڑھتے اور کچھ نوٹ بھی کر لیا کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 77)

بعد میں بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے روحانی تجارب کا ذکر اپنی کتب میں جا بجا فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو حضرت شیخ صاحب سے بہت محبت تھی اس لئے آپ نے اپنی ایک کتاب میں حضرت شیخ صاحب کا "سیدی وحبیبی" کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔

(ملاحظہ ہو تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد 7 ص 22)

نمونہ کلام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فتوح الغیب میں سے کچھ حصے درج فرمائے ہیں چنانچہ نمونہ کلام کے طور پر دو حوالے پیش ہیں۔

استجابت دعا کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی مشہور کتاب "برکات الدعا" میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فتوح الغیب میں سے ایک عبارت درج فرمائی چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

قطب ربانی و غوث سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے جس قدر اپنی کتاب فتوح الغیب میں کامل کی توجہ اور دعا کا اثر اپنے تجارب کی رو سے لکھا ہے ہم عام فائدہ کے لئے وہ عبارتیں معہ ترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں۔ اس تحریر سے مطلب یہ ہے کہ ہر ایک فن میں اسی شخص کی شہادت معتبر سمجھی جاتی ہے جو اس فن کا محقق ہوتا ہے پس اس بنا پر استجابت دعا کی فلاسفی اس شخص کو سچے طور پر معلوم ہو سکتی ہے جس کو خدا تعالیٰ سے سچے تعلقات صدق اور محبت کے حاصل ہوں۔ اور وہ عبارت یہ ہے۔

ترجمہ۔ یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا مقبول بننا چاہتا ہے تو اس بات پر یقین کر لے اور ایسا سمجھ لے کہ تیرے ہاتھ تیرے پاؤں تیری زبان تیری آنکھ اور تیرا سارا وجود اور اس کے تمام اجزاء تیری راہ میں بت ہی ہیں۔ اور مخلوق میں سے دوسری تمام چیزیں بھی تیری راہ میں بت ہیں۔ تیرے بچے تیری بیوی اور ہر ایک دنیا کی مراد جو تو چاہتا ہے اور دنیا کا مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کا ننگ و ناموس اور دنیا کا رجاء اور خوف اور زید و بکر پر توکل یا خالد و ولید کی ضرر رسانی کا خوف یہ سب تیری راہ میں بت ہیں۔ سو تو ان بتوں میں سے کسی کا فرمانبردار مت ہو اور سارا اسی کی پیروی میں غرق نہ ہو جا یعنی صرف بقدر حقوق شرعیہ اور سنن صالحین اس کی رعایت رکھ۔ پس اگر تو نے ایسا کر لیا تو تو کبریت احمر ہو جائے گا اور تیرا مقام نہایت رفیع ہو گا یہاں تک کہ تو نظر نہیں آئے گا۔ اور خدا تعالیٰ تجھے اپنے نبیوں اور رسولوں کا وارث بنا دے گا۔ یعنی ان کے علوم و معارف اور برکات جو مخفی اور ناپدید ہو گئے تھے وہ از سر نو تجھ کو عطا کئے جائیں گے۔ اور ولایت تیرے پر ختم ہو گی۔ یعنی تیرے بعد کوئی نہیں اٹھے گا جو تجھ سے بڑا ہو۔ اور تیری دعاؤں اور تیری عقد ہمت اور تیری برکت سے لوگوں کے سخت غم دور کئے جائیں گے اور قحط زدوں کے لئے بارشیں ہوں گی۔ اور کھیتیاں اگیں گی اور بلائیں اور محنتیں ہر ایک خاص و عام کی یہاں تک کہ بادشاہوں کی مصیبتیں تیری توجہ اور دعا سے دور ہوں گی۔ اور ید قدرت تیرے ساتھ ہو گا۔ اور جس طرف وہ پھرے اسی طرف تو پھرے گا اور لسان الازل تجھے اپنی طرف بلائے گی یعنی جو کچھ تیری زبان پر جاری ہو جائے گا وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہو گا اور اس میں برکت رکھی جائے گی۔ اور تو ان تمام راستبازوں کا قائم مقام کیا جائے گا جن کو تجھ سے پہلے علم دیا گیا۔ اور تکوین تیرے پر رد کی جائے گی۔ یعنی تیری دعا اور تیری توجہ عالم میں تصرف کرے گی۔ اور پھر اگر تو معدوم کو موجود کرنا یا موجود کو معدوم کرنا چاہے گا تو وہی ہو جائے گا۔ اور امور خارق عادت تجھ سے ظاہر ہوں گے۔ اور تجھ کو اسرار اور علوم لدنیہ اور معارف غریبہ عطا ہوں گے جن کے لئے تو امین اور مستحق سمجھا جائے گا۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 حاشیہ ص 15، 16ء)

حیات جاوداں کے حصول کا راستہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب "تحفہ بغداد" میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا درج ذیل کلام پیش فرمایا جس میں حیات جاوداں کے حصول کا راستہ بتایا گیا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

جب تو مخلوق خدا سے اپنے تعلق پر موت وارد کرے گا تو تجھے کہا جائے گا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور جب تیری خواہشات مر جائیں گی تو تو رضائے الٰہی کے ساتھ زندہ و باقی ہو گا اور تیرے لئے یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر رحمت ہو اور وہ اپنی لازوال نعمتوں کا دروازہ کھول دے اور پھر جب تو مشیت خداوندی کے احترام میں اپنے ارادوں اور آرزوؤں پر موت طاری کرے گا تو پھر کہا جائے گا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرمائے اور تیری تقدیر میں اس کی طرف سے خیر و برکت ہو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے حقیقی معنوں میں زندہ کرے گا اور تو ایسی حیات جاوداں پائے گا جس کے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد

اگر ہے دعوئِ الفت تو کچھ عمل بھی ہو

امامت سے محبت کے تقاضے

آج اگر کسی احمدی سے بھی یہ سوال کیا جائے کہ اسے امام وقت سے کتنی محبت ہے؟ تو ہر احمدی ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنی محبت کا اظہار کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہر کوئی یہ کہے گا کہ جتنی مجھے امام جماعت سے محبت ہے اتنی میرے علاوہ اور کسی کو نہیں۔

جب کوئی احمدی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ اسے امام جماعت سے محبت ہے تو اسے اپنے نفس کا جائزہ لینا ہوگا کہ آیا اس کے دل میں وہ جذبات موجود ہیں جو اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ جائزہ لیں گے تو تب اصل حقیقت سامنے آئے گی۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ہمیں محبت کی آماجگاہ یعنی دلوں کو ٹٹولنے کا موقع ملے گا۔ چنانچہ وہ احمدی جو اس نقطہ نگاہ سے اپنے نفس کا جائزہ لے گا اگر تو محبت کے دعویٰ میں سچا ہوگا تو اس کا دل امامت سے اس قدر بندھا ہوا ہوگا کہ جب بھی امام وقت کی طرف سے کوئی آواز آئے گی وہ فوراً اس پر کان دھرے گا اور اس پر عمل کرنے کے لئے پوری سعی کرے گا۔ چنانچہ اس طرح اس کا دل اس بات کی تصدیق کردے گا کہ وہ واقعی اپنی محبت میں مخلص اور سچا ہے۔ لیکن اگر کوئی محض زبان سے محبت کا دعویٰ پیش کر رہا ہوگا تو اسے اس بات کی ذرہ بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ امام جماعت مجھے کیا کہہ رہے ہیں۔ عمل کرنا تو درکنار وہ امام وقت کا ارشاد سننے سے ہی محروم رہتا ہے۔

سو واضح ہوا کہ امامت سے محبت کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے امام کی آواز کو اہمیت دیں۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں بھی اور جس وقت بھی ہمارے امام ہم سے مخاطب ہوں ہم تمام ضروری غیر ضروری ہر قسم کی مصروفیات ترک کرکے اپنے امام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ کی باتوں کو نہایت غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ شرط یہ ہے کہ دل اس طرف آمادہ ہونا چاہئے۔ اگر دل میں اس کا شوق پیدا ہوگا تو تب اس میں باقاعدگی آئے گی۔ اور امام جماعت کی باتیں دلوں کی تہہ میں اتریں گی۔ لیکن جس کو اس کا ذوق ہی نہیں اس سے کسی صورت بھی یہ امید نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ مستقل طور پر اس میں دلچسپی لے گا۔ وہ جب بھی سنے گا۔ مجبوری سے اس شامل میں ہوگا۔ اور امام وقت کی باتیں اس کے دل و دماغ کے اوپر سے گذر رہی ہوں گی۔ اسے ان کی کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گی۔ لیکن اس کے برعکس جو امام سے دلی محبت رکھتا ہے اور آپ کے ارشادات سننے کا اشتیاق اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ وہ بے شک سادہ لوح ہی کیوں نہ ہو۔ امام وقت کے ہر لفظ کو سمجھ رہا ہوتا ہے۔ ایسا احمدی کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ امام جماعت کی کوئی مجلس ضائع کردے گا۔ ہاں اگر کسی اشد مجبوری کی بنا پر وہ کسی ایسی بابرکت محفل کے سننے سے محروم رہتا ہے تو جب تک اس کی ریکارڈنگ وغیرہ سے اس محرومی کو دور نہیں کرلیتا اسے چین نصیب نہیں ہوتا۔ یہ وہ حالت ہے جو اگر میسر آجائے تو تب اس بابرکت کام میں لطف آئے گا اور باقاعدگی پیدا ہوگی۔ اور یہ کیفیت تب پیدا ہوگی کہ اگر دل کو اس کی لگن لگ جائے اور اس میں اس کے لئے ایک جذبہ موجزن ہو جائے۔

امام وقت کے ارشادات اور نصائح کی اہمیت کا جہاں تک تعلق ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ یہ ہماری بنیادی ضرورت ہیں۔ ان کے بغیر نہ تو ہم صحیح معنوں میں اپنی تربیت اور اصلاح کرسکتے ہیں، نہ ہی علمی اور روحانی ترقی کرسکتے ہیں۔ ان سب باتوں کے لئے ہم میں سے ہر ایک امامت کا محتاج ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں امام جماعت کی صورت میں جو نعمت عطا کی ہے اسی کے ذریعہ آج ہم اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز دیکھتے ہیں۔ ہم اگر آج معاشرے اور ماحول کی آلودگیوں سے محفوظ ہیں تو یہ سراسر امامت کی برکت ہے کیونکہ اسی کی بدولت ہمیں آج ایک ایسا قلعہ نصیب ہوا ہے جو ہمیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ ورنہ ماحول تو اس قدر آلودہ ہے کہ کوئی بھی اپنے آپ کو اس سے بچا نہیں سکتا۔ اگر ایک شخص جماعت میں رہ کر امامت سے یہ تعلق قائم نہیں کرتا تو وہ بھی دوسروں کی طرح ان کمزوریوں میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ وہ ان سے بچانے والے حصار کو خود ہی اپنے ہاتھوں سے ختم کردیتا ہے۔ آج جو احمدی کمزوریوں کا شکار ہیں ان کا جائزہ لینے سے یہی بات سامنے آتی ہے کہ جہاں ان کے اندر اور بہت سی خامیاں موجود ہیں وہاں ایک سب سے بڑی کمزوری ان کے اندر یہ ہے کہ وہ امام جماعت کے ارشادات نہیں سنتے یا اگر سنتے ہیں تو سرسری طور پر کبھی کبھار بہت مجبوری سے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جو سنتے ہیں اسے پوری طرح سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور یوں یہ لوگ اپنی اصلاح سے محروم رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ جب اپنے گھروں کی بے سکونی، ہر وقت لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد پڑے رہنے کا ذکر کرتے ہیں ایسے بہت سے واقعات کی جب تحقیق کروائی گئی تو واقعی یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ پیارے امام کی باتیں سننے سے کلیتاً اجتناب کر رہے تھے۔ پس آج ان تمام مشکلات سے نجات کا سب سے آسان ذریعہ یہی ہے کہ امام جماعت کے خطبات اور ارشادات کو باقاعدگی سے سنا جائے۔ کیونکہ آج انہیں کے ذریعہ ہم ہر قسم کی غلط سوچوں اور ذہنی پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں۔

ایک وقت تھا کہ ہمیں امام جماعت کی آواز سننے کے لئے بہت جتن کرنے پڑتے تھے کبھی تو دور دراز علاقوں سے مرکز سلسلہ پہنچنا پڑتا تھا۔ تو کبھی آڈیو، ویڈیو کیسٹس کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ جو کہ کبھی مل جاتی تھیں اور کبھی نہ ملتی تھیں۔ اسی طرح کبھی اخبارات اور رسائل پر گذارہ کرنا پڑتا تھا اور یہ بھی بعض اوقات ڈاک میں ضائع ہو جاتے تھے۔ چنانچہ یوں امام جماعت کی آواز سننے کی پیاس اکثر تشنہ رہ جاتی تھی۔ لیکن ایک آج کا دور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیوں کی اس پیاس کو بجھانے کا سامان کردیا ہے۔ امامت کی برکت سے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسا ذریعہ عطا فرمایا ہے کہ آج امام وقت ہمارے گھروں میں تشریف لے آئے ہیں۔ ہمیں ان کو سننے کے لئے کوئی مشکل نہیں اس لئے اب اگر سستی کا مظاہرہ ہو اور آپ کے بابرکت خطبات اور ارشادات سننے سے کوئی محروم رہتا ہے تو ایسا شخص بہت ہی بدقسمت ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کی صریحاً ناشکری کرنے والا بنے گا۔

آج امامت کی نعمت سے فیض پانے کے لئے جو ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی صورت میں عطا فرمایا ہے یہ بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کا جتنا بھی ہم شکر ادا کریں کم ہے کیونکہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے امام کا دیدار کرنے اس کی روح پرور باتیں سننے اور اس سے تعلق اور محبت رکھنے کے لئے بہت ہی آسانی پیدا کردی ہے۔ اس نعمت کا صحیح شکر تب ادا ہوگا۔ اگر ہر احمدی ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام نہیں تو کم از کم امام وقت کو سننے میں باقاعدہ ہو جائے۔ کیونکہ ایم ٹی اے کے کردار کا مرکزی نقطہ امام جماعت ہی ہیں۔ امامت ہی وہ محور ہے جس کے گرد ایم ٹی اے نے ہمیشہ گھومنا ہے۔

لہٰذا جو شخص اس قدر کمزور ہے کہ خطبات بھی نہیں سنتا اسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اس طرف توجہ کرے۔ پھر وہ جو سنتا تو ہے مگر باقاعدگی سے نہیں سنتا اسے باقاعدگی اختیار کرنی چاہئے۔ جب ایک شخص خطبات میں باقاعدہ ہو جائے گا تو اس کا دل خود ہی امام وقت کی دوسری مجالس سننے کو چاہنے لگے گا۔ جس کی یہ کیفیت ہو وہ پھر صرف خطبات سننے تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ امام جماعت کی ہر محفل کو سننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی یہ لگن جب مزید ترقی کرتی ہے تو اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اس خزانے کا دوسروں کو بھی پتہ دے۔ چنانچہ ایسے احمدی پھر دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ اور یوں وہ ثابت کر دیتے ہیں کہ امام وقت سے جتنا انہیں پیار ہے اور کسی کو نہیں۔

الغرض آج کے دور میں اگر امامت سے محبت رکھنے والوں کو مشاہدہ کرنا ہے۔ تو جماعت کے یہ افراد ہر جگہ پر آپ کو ایم ٹی اے پر آنے والی پیارے امام کی مجالس کے سامنے بیٹھے ہوئے ملیں گے۔

★......★......★......★

حکایات نور

صحابہ کی اطاعت

"صحابہؓ ایسے بہادر تھے۔ کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا دریا کے کنارے پر جاؤ کچھ کام ہے۔ تین سو آدمی روانہ ہوئے۔ اور میں حیران ہوا کہ یہ نہیں پوچھا کہ ہماری رسد کا کیا انتظام ہوگا۔ کچھ کھجوریں مدینہ سے لے گئے جو رستے ہی میں ختم ہوگئیں۔ جب کچھ پاس نہ رہا تو کیکر کے پتے پھانک کر گذارہ کرتے رہے۔ پھر ایک وہیل مچھلی مل گئی جس پر تین سو آدمیوں نے سترہ روز تک گذارہ کیا۔ دیکھو اتباع۔ کیا محبت تھی جو ان لوگوں میں تھی"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 149)

★......★......★......★

خدا کی حکمتوں پر ایمان لانے میں برکت ہے

"ایک بچہ درزی کو دیکھے کہ اس نے تمام تھان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تو وہ گھبرا اٹھتا ہے۔ کیونکہ نہیں جانتا کہ یہ ٹکڑے ایک اعلیٰ ملبوس بننے والے ہیں اسی طرح اللہ کے مصالح اکثر نادانوں سے مخفی رہتے ہیں۔ وہ ظاہری صورت دیکھ کر چلا اٹھتے ہیں۔

گلستان میں ایک شخص کی حکایت ہے کہ وہ لنگڑا ہوگیا اور ایک دن بیگار میں لوگوں کو پکڑ رہے تھے اسے چھوڑ گئے تو وہ خدا کا شکر بجالایا۔

قرآن شریف میں (حضرت) موسیٰؑ اور خضر کا قصہ ہے خضر نے ایک کشتی کو عیب ناک کردیا اور بعد میں اس کی حکمت ظاہر ہوئی۔

پس ہمیں چاہئے کہ خدا کی حکمتوں پر ایمان لائیں اور اس کے حکم مانیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 133)

★......★......★......★

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں

"بدیوں سے بچو۔ نیکیوں پر جمے رہو۔ نمازیں پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کے پاس جانا ہے۔ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا بادشاہ کے پاس قلم و کاغذ لے کر گیا ادھر پیش کیا ادھر جان نکل گئی۔ ایک اور شخص تھا بڑے شوق سے گھوڑے پر سوار۔ میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے کہا آپ کا گھوڑا شوخ ہے کہنے لگا ہاں ایسا ہی ہے۔ میں ادھر گھر پہنچا کہ مجھے اطلاع ملی کہ وہ مر گیا۔ غرض یہ دوست۔ یہ احباب۔ یہ آشنا۔ یہ اقرباء۔ یہ مال یہ دولت یہ اسباب یہ دوکانیں یہ ساز و سامان یہیں رہ جائیں گے آخر کار باخداوند۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 144)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نثار احمد

قسط دوم آخر

ایک ماہرِ فن کی طرف سے ضرورت مندوں کے لئے چند کاروباری مشورے

اس کے علاوہ آپ کو بازار سے مختلف ممالک کی Trade Directory بھی مل جاتی ہیں۔ اگر آپ ابتدا میں یورپ' امریکہ' جاپان اور کوریا وغیرہ کی Trade Directory خرید لیں۔ تو آپ باہر کی کمپنیوں سے خط و کتابت کرکے خود Rates منگوا سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کا آہستہ آہستہ بیرون ممالک بڑی بڑی کمپنیوں سے کاروباری تعلق پیدا ہو جائے گا۔

ہم نے یہاں Pipe کی صرف ایک مثال دی ہے۔ لیکن محکموں کو ہزاروں دوسری چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لئے اگر Hard Ware کی Demand ہو تو ہارڈ ویئر کی مارکیٹ جائیں۔ Spare Parts کا ٹینڈر ہو تو متعلقہ Spare Parts کے ڈیلرز سے رجوع کریں۔ الیکٹریکل آئیٹمز کا ٹینڈر ہو تو الیکٹرک مارکیٹ کے ڈیلرز یا سٹاکسٹس سے رجوع کریں۔

یاد رکھیں۔ کامیابی کی کنجی صرف اسی صورت میں آپ کو حاصل ہو گی۔ اگر آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ محکمہ کو کس Specification کی چیز چاہئے۔ اگر یہاں آپ نے غلطی کی تو پھر وہی حال ہو گا جو ٹیڑھی بنیاد رکھ کر ایک عمارت کا حشر ہوتا ہے۔

اب آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ میں اگر کوئی بھی مطلوبہ آئیٹم لوکل مارکیٹ سے خریدوں یا امپورٹ کروں تو مجھے کس بھاؤ پڑے گی۔ یہاں ہم فرض کر لیتے ہیں کہ ایک آئیٹم آپ کو 100 روپے میں Cost کر رہی ہے۔ اب آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ محکمہ نے ٹینڈر فارم میں کیا شرائط لکھی ہیں۔ مثلاً ہر محکمے کا ایک سٹور ہوتا ہے۔ آپ کو یہ سامان ان کے سٹور میں اپنے خرچ پر لازماً پہنچانا ہوتا ہے۔ اکثر اوقات یہ سٹور دوسرے شہروں میں واقع ہوتے ہیں۔ فرض کریں آپ کا سامان تو لاہور میں ہے۔ لیکن محکمے کا سٹور ملتان یا حیدر آباد یا کراچی یا پشاور میں ہے۔ اب آپ نے یہ معلوم کرنا ہے کہ لاہور سے مطلوبہ چیز پہنچانے کے لئے کون سا سستا لیکن محفوظ طریقہ ہے۔ اگر آپ گڈز ٹرکس سے سامان بھجواتے ہیں تو آپ کو کرایہ دینا ہو گا۔ محصول چنگی دینی ہو گی۔ اگر آپ کا سامان بھاری ہے تو (Un-Loading Loading) کا خرچہ کرنا ہو گا۔ بعض اور بھی سرکاری محصول ہوتے ہیں۔ غرض کہ آپ کو پوری تفصیل معلوم کرنی ہو گی۔

یہاں ہم فرض کرتے ہیں کہ یہ اخراجات ہر 100 روپے پر 10 روپے بنتے ہیں۔ اس طرح آپ کی Cost اب 110 روپے ہو گئی۔ سرکاری اور غیر سرکاری محکموں میں سپلائی کرنے پر آپ کے Bill سے محکمہ انکم ٹیکس کی کٹوتی بھی کرے گا۔ جو تقریباً ساڑھے تین فیصد کے قریب ہوتی ہے۔ اگر سیلز ٹیکس واجب ہو تو پھر وہ بھی کٹ جائے گا۔ اس کی تمام تفاصیل آپ کو اس محکمے کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ سے پیشگی مل سکتی ہیں۔ جب آپ یہ تمام معلومات تسلی بخش طور پر حاصل کر لیں گے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کی آئیٹم پر تمام اخراجات شامل کرکے فرض کیا 120 روپے یا 130 روپے Cost ہو گئی۔ اب اس 130 روپے پر آپ نے اپنا جائز منافع شامل کرنا ہے۔

اب محکمہ کے جاری کردہ ٹینڈر فارم پر آئیٹم کا مکمل نام لکھیں اور آگے اپنی قیمت درج کریں۔ اور اس کی مطلوبہ کوالٹی' برانڈ' مقامی ساختہ یا غیر ملکی جو بھی صورت ہو تحریر کریں۔ یہ بھی تحریر کریں کہ آپ کتنے عرصہ میں یہ سپلائی کر سکتے ہیں۔ محکمے نے اپنی تمام شرائط ٹینڈر فارم میں درج کی ہوتی ہیں۔ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ ہر شرط پوری کر رہے ہوں۔

لیکن جہاں آپ کی مجبوری ہو تو اپنی متبادل شرائط ضرور لکھیں۔ محکمے کے ٹینڈر فارم کے ساتھ اپنے لیٹر پیڈ کو منسلک کریں اور اس پر یہ تمام شرائط ٹائپ کریں۔ آپ کی ٹائپ صاف ستھری اور غلطیوں سے پاک ہونی چاہئے۔ اکثر محکمے یہ شرط رکھتے ہیں کہ اپنے Rates کے 5 % یا 10 % کے برابر رقم کی سیکورٹی جو بینک ڈرافٹ یا بینک گارنٹی کی صورت میں ہوتی ہے ٹینڈر فارم کے ساتھ لازمی منسلک کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر آپ کا ٹینڈر Reject ہو جائے گا۔ اس لئے اپنے بینک سے یہ سیکورٹی ضرور بنوائیں۔ اور منسلک کریں۔ اس ڈرافٹ کا نمبر وغیرہ اپنے لیٹر پیڈ پر ضرور لکھیں۔ اگر آپ کا کوئی لٹریچر ہے تو وہ بھی ٹینڈر فارم کے ساتھ منسلک کریں۔ یاد رہے کہ آپ کی سیکورٹی کی رقم کامیاب سپلائی کرنے کی صورت میں واپس مل جائے گی۔ ٹینڈر فارم پر مقررہ جگہ پر اپنی کمپنی کی مہر لگائیں اور دستخط کریں۔ اب آپ کا ٹینڈر تیار ہے۔ اب ایک بار تسلی سے ساری چیزوں کا جائزہ لیں کہ کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔ جب پورا اطمینان ہو جائے تو ان سارے کاغذات کو ایک لفافے میں بند کرکے سیل (Seal) کر دیں۔ لفافے کے اوپر محکمے کا نام اور ٹینڈر نمبر اور ٹینڈر کھلنے کی تاریخ لکھیں۔ ان تمام کاغذات کی فوٹو کاپی کروائیں اور اپنے ریکارڈ کے لئے اسے ایک فائل میں لگائیں۔

اب ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ کو محکمے نے جو ایڈریس دیا ہے۔ وہاں پر جائیں۔ یاد رہے کہ ٹینڈر کھلنے کا ٹائم مقرر ہوتا ہے۔ اگر آپ چند منٹ بھی لیٹ ہو جائیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی گاڑی مس ہو گئی۔ آپ کی فریاد کوئی نہیں سنے گا۔ اور آپ کی ساری محنت ضائع ہو گئی۔ اس لئے مقررہ دن مقررہ ٹائم سے ہر صورت ایک آدھ گھنٹہ پہلے پہنچیں۔ یہ انتہائی ضروری ہے مقررہ کمرے میں اپنا ٹینڈر مجاز آفیسر کے حوالے کریں۔

مقررہ ٹائم پر محکمے کے مجاز افسران تمام کمپنیوں کے نمائندگان کے سامنے ہر کمپنی کا ٹینڈر فارم باری باری کھولیں گے اور ان کے Rates کا اعلان کریں گے۔ یاد رہے کہ آپ کے علاوہ بھی بہت سی کمپنیوں کے نمائندوں نے اس ٹینڈر میں شرکت کی ہو گی۔

آپ تمام کمپنیوں کے ریٹ اپنی ڈائری میں ساتھ ساتھ لکھتے جائیں۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کے مقابل دوسری کمپنیوں کے نرخ کیا ہیں۔ اگر آپ کے نرخ سب سے کم ہوں گے تو سمجھ لیں کہ آپ کو کامیابی ہو گئی ہے۔

فرض کریں کسی کمپنی کے نرخ آپ سے کم ہیں تو یہ آپ کا جائز حق ہو گا کہ متعلقہ آفیسر سے یہ پوچھیں 1۔ کیا اس کمپنی نے مطلوبہ Specification کو کنفرم کیا ہے۔ 2۔ کیا مطلوبہ بینک ڈرافٹ یا بینک گارنٹی ان کے ٹینڈر کے ساتھ منسلک ہے۔ 3۔ کیا دیگر تمام شرائط بھی پوری کی ہیں۔ اگر فرض کیا آپ سے کم نرخ دینے والے نے یہ شرائط پوری نہیں کیں۔ تو پھر محکمہ اس کا ٹینڈر مسترد کر سکتا ہے آپ کا یہ قانونی حق بھی بنتا ہے کہ محکمے کو ایک خط لکھ کر اس کی طرف توجہ دلائیں۔

فرض کریں کسی دوسری کمپنی کے نرخ آپ سے کم ہیں اور وہ محکمے کی تمام شرائط پر بھی پورا اترتا ہے تو پھر یہ آرڈر اس کا جائز حق بنتا ہے۔ اس لئے آپ ایک اچھے Sportsman کی طرح خوش اخلاقی سے اسے مبارک باد دیں۔

کسی بھی مرحلہ پر اپنے خدا کو نہ بھولیں۔ دعاؤں سے اس کی مدد لیں اور اس خدا کا حصہ ادا کرتے رہیں تو خدا پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔

اگر یہ آرڈر آپ کو مل جائے تو محکمہ کا Inspection Wing آپ کے مال کی چیکنگ کرے گا کہ آیا یہ مطلوبہ معیار کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر یہ مطلوبہ معیار کا ہو گا تو آپ کو کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔ اگر مطلوبہ معیار کا نہ ہوا تو آپ کی آئیٹم کو فیل قرار دے گا۔ اور آپ کا نقصان ہو جائے گا۔

آپ اس کے لئے کسی کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔ کیونکہ آپ بنیادی غلطی کر چکے ہیں۔ یعنی خریداری کرتے وقت آپ نے سامان کی مطلوبہ کوالٹی کا خیال نہیں رکھا۔ یہ وہی بات ہو جائے گی۔ جس کے لئے مضمون کے ابتدا میں بار بار آپ کی توجہ دلائی گئی ہے۔ یعنی جب آپ ٹیڑھی بنیاد رکھیں تو عمارت گرے گی۔ اس لئے اس کاروبار کی کامیابی کی کنجی صرف اور صرف اس امر میں ہے کہ آپ نے مطلوبہ سامان کی ٹینڈر میں دی گئی شرائط کے مطابق 100 فیصد تسلی کرکے مشورہ کرکے خریداری کی ہوئی ہے۔

اب اگر آپ کی آئیٹم منظور ہو جائے تو آپ محکمے کے مطلوبہ سٹور میں اسے پہنچائیں جو آپ کے سامان کی وصولی کی رسید جاری کرے گا۔ اس رسید کو اپنے Bill کے ساتھ لگا کر آپ محکمے کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کریں جو آپ کو چیک کے ذریعے ایک آدھ مہینے میں ادائیگی کرے گا۔ اس طرح آپ کا ایک Order مکمل ہو جائے گا۔

ہو سکتا ہے کہ آپ اتنی لمبی چوڑی تفاصیل پڑھ کر گھبرا جائیں کہ یہ کام مشکل ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ یاد رکھیں کوئی بھی کام جب تک کیا نہ جائے وہ مشکل ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ تجربے کے ساتھ ہر چیز آسان ہوتی جاتی ہے۔ اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ابتدا کے چند مہینے آپ چھوٹے چھوٹے کام لینے کی کوشش کریں۔ پھر جب آپ کو پورا تجربہ ہو جائے تو نسبتاً بڑے کام کی طرف رجوع کریں۔

اگر آپ ایمانداری کے ساتھ 'محنت کے ساتھ' صبر کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ کام کریں گے تو اس کا پھل آپ کو ضرور ملے گا۔ پھر جب خدا تعالیٰ آپ کو پھل عطاء کرے تو یاد رکھیں کہ اس میں سے خدا تعالیٰ کا حصہ رکھنا ہرگز نہ بھولئے گا۔

آئندہ چند اور ممکنہ کاروبار پر بھی کچھ اظہار خیال کریں گے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

بعد موت نہیں اور ایسی دولت سے مالدار بنایا جائے گا جس کے بعد محتاجی نہیں اور تجھ پر ایسی بخشش اور عنایت کی جائے گی جس کے بعد تنگ حالی اور رکاوٹ نہیں اور تجھے ایسی راحت و طمانیت دی جائے گی جس کے بعد عسرت اور پریشانی نہیں اور ایسا مسرور اور شادمان کیا جائے گا جس کے بعد رنج و غم نہیں اور ایسا علم دیا جائے گا جس کے بعد جہل نہیں اور ایسا امن دیا جائے گا جس کے بعد خوف نہیں اور ایسا نیک بخت بنایا جائے گا جس کے بعد بدبختی نہیں اور ایسی عزت بخشی جائے گی جس کے بعد ذلت نہیں اور ایسا مقرب بارگاہ الٰہی کیا جائے گا کہ پھر اس سے دور و مہجور نہ ہو گا اور پھر تجھے ایسا عروج عطا کیا جائے گا جس کے بعد تنزل نہیں اور ایسا پاک و معصوم کیا جائے گا کہ پھر گناہوں میں آلودہ نہ ہو گا۔

(تحفہ بغداد (عربی سے ترجمہ) روحانی خزائن جلد 7 ص 22-23)

فتوح الغیب بلاشبہ ایک عظیم کتاب ہے اور تصوف میں خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔

اصل کتاب عربی میں ہے اور فارسی اور اردو میں اس کے تراجم کئے گئے ہیں۔

عبدالرحمان طارق کے قلم سے کیا ہوا اس کا اردو ترجمہ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور نے شائع کیا ہے جس کے چھوٹے سائز کے 206 صفحات ہیں۔

☆......☆......☆......☆

کھانے کی تیاری کا نیا ریکارڈ

برطانیہ میں برسٹل شہر کے قریب ایک ساحلی علاقے میں کھانا تیار کرنے کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا گیا ہے...... سالن تیار کرنے کے لئے ساڑھے چار ٹن گوشت' ڈیڑھ ٹن گردے' سات ہزار پیاز' کئی ہزار مشروم اور دوسرے مصالحے استعمال کئے گئے...... یہ سامان ٹرکوں کے ذریعے ساحلی علاقے میں پہنچایا گیا ہے اور اس تمام سامان سے 10.25 ٹن گوشت کا رول تیار کیا گیا...... اس سے پہلا ریکارڈ 10.5 ٹن ہے...... اسے پکانے کے لئے کئی درجن چولہے استعمال کئے گئے اور 17 ماہرین نے اس کام کو مکمل کیا۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور 14- اپریل 98ء)

☆......☆......☆......☆

کبوتر بازی

○ پاکستان میں پچاس ہزار افراد کا کبوتر بازی سے روزگار وابستہ ہے جبکہ صرف کراچی میں پچاس لاکھ کبوتر ہیں۔ ان میں افغانستان اور امریکہ سے بھی اعلیٰ نسل کے لائے گئے کبوتر شامل ہیں۔ کبوتر اڑانے کا کام سال بھر جاری رہتا ہے۔ کبوتر اڑانا' پالنا اور کبوتر کو گھر کا راستہ سکھانا' سیٹی کی آواز پر اسے واپس بلانا ایک آرٹ ہے۔ اس آرٹ کی تربیت بھی سال بھر جاری رہتی ہے۔ پاکستان میں کبوتر بازی کے کئی بڑے ٹورنامنٹ بھی ہوتے ہیں۔ ان ٹورنامنٹس کے تحت ایک شہر سے کبوتر اڑا کر دوسرے شہر بھیجا جاتا ہے۔ اگر کبوتر مقررہ وقت پر اپنے گھر پہنچ جائے تو اس کے مالک کو انعام دیا جاتا ہے۔

(روزنامہ خبریں لاہور 26 مارچ 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31644 میں مسز سلیمہ شریف بیوہ محمد شریف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-11/1 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 11/1 برقبہ 4 مرلہ واقع دارالبرکات ربوہ مالیتی۔/85000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی۔/24000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسز سلیمہ شریف B-11/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد جمیل پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد مکان نمبر2/25 دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر 31645 میں نصرت بیگم زوجہ فیض احمد صاحب فیض قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی۔/55000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بیگم 10/40 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام رسول 8/39 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر2 فضل احمد ناصر پسر موصیہ۔

مسل نمبر 31646 میں قمر ضیاء زوجہ احسان اللہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/39 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 12 تولہ مالیتی۔/70000 روپے۔ 3۔ کل جائیداد مالیتی۔/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قمر ضیاء 8/39 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام رسول 8/39 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر2 احسان اللہ چیمہ مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31647 میں مولوی غلام محمد (معلم) عبدالعزیز قوم بھٹی پیشہ معلم عمر 47 سال بیعت 1975ء ساکن گوٹھ عطاء محمد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 5 مرلہ واقع بستی شکرانی اوچ شریف ضلع بہاولپور مالیتی۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/180+1972 روپے ماہوار بصورت پنشن والاؤنس از اصلاح وارشاد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مولوی غلام محمد (معلم) بستی شکرانی اوچ شریف ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر1 شریف احمد ڈیہڑھوی وصیت نمبر 20163 گواہ شد نمبر2 طاہر مہدی امتیاز احمد مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 31648 میں امتہ الحق ملک زوجہ بشارت احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر15 نیازی سٹریٹ مسلم کالونی سمن آباد لاہور مالیتی۔/1300000 روپے۔ 2۔ مکان مون مارکیٹ گلشن روای گلشن میڈیکل سٹور مالیتی۔/800000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات 25 تولہ مالیتی۔/160000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/3500 روپے ماہوار بصورت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحق 15 نیازی سٹریٹ مسلم کالونی سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر1 اکبر احمد نسیم 15 نیازی سٹریٹ مسلم کالونی سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر2 ملک مظفر احمد A 14/29 سمن آباد لاہور۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔

میرے بھتیجے عزیزم مشہود احمد باجوہ ولد مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ آسٹریلیا کا نکاح 5000 آسٹریلین ڈالرز پر ہمراہ عزیزہ مکرمہ مبشرہ نصراللہ بنت چوہدری نصراللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ طے پایا ہے۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 98-5-28 کو بیت المبارک میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ دلہا محترم چوہدری شیر محمد صاحب چک نمبر33 جنوبی کا پوتا اور محترم چوہدری احمد خان بھٹی صاحب چک نمبر37 جنوبی ضلع سرگودھا کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب بہلول پور سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ العلیم شاکرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب احمد نگر مورخہ 16- مئی 1998ء بروز ہفتہ بعمر 32 سال وفات پا گئیں ہیں۔ آپ مکرم کرنل (ر) رانا عبدالمنان آف ضلع نوشہرہ فیروز کی صاحبزادی اور محترم رانا سلیم اختر صاحب سابق امیر ضلع نوشہرہ فیروز کی پوتی تھیں۔ آپ نے 1992ء میں اپنے گھرانے کے ساتھ ہی بیعت کی تھی جو اس وقت اپنے علاقے کا پہلا احمدی خاندان تھا۔ آپ کا جنازہ مورخہ 18- مئی 98ء بروز سوموار بعد نماز فجر محترم مولانا داؤد احمد صاحب جاوید (مربی سلسلہ) نے پڑھایا۔ آپ کی تدفین اپنے آبائی گاؤں گڈو شریف (ضلع نوشہرہ فیروز) میں ہوئی اور اس موقع پر بھی محترم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری منظور احمد رانجھا صدر جماعت احمدیہ نصیر پور خورد تحصیل بھلوال 27- مئی 98ء پانچ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ 28- مئی 98ء کو صبح 7 بجے مربی سلسلہ احمدیہ تخت ہزارہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے کے بعد دعا کرائی۔ جماعت احمدیہ تخت ہزارہ اور ادرحماں سے بہت سے احمدی احباب جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین کے بعد دعا میں شمولیت کی۔ موصوف مکرم چوہدری احمد علی صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ماموں زاد بھائی تھے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں رحمت و مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

○ مکرم راجہ عبداللہ صاحب کارکن خلافت لائبریری کی والدہ محترمہ مورخہ 98-4-21 کو بعمر 90 سال اپنے گاؤں دولیا جٹاں (آزاد کشمیر) میں وفات پا گئیں اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اسی طرح ان کی چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب ناصر آباد ربوہ مورخہ 98-4-30 وفات پا گئیں۔ اگلے روز ان کا جنازہ مکرم خواجہ برکات احمد صاحب نے پڑھایا۔ اور قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے دعا کروائی۔ چند ماہ قبل ان کی بڑی ہمشیرہ آزاد کشمیر میں بوجہ شوگر وفات پا گئیں تھیں۔

احباب سے ان ہر سہ وفات یافتگان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اعلان

○ جمعہ کے روز ایک رسٹ واچ بیت اقصیٰ میں ملی تھی لیکن اعلان نہ ہو سکا۔ اب بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کی گھڑی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کرلیں۔

چوہدری محمد صدیق ایم اے (انچارج خلافت لائبریری) 9/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

تبدیلی سائیکل

○ کوئی شخص میری سائیکل نمبر Z001304 پیکو ڈبل فریم 22 انچ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سائیکل سٹینڈ سے تبدیل کر کے لے گیا ہے۔ اور اپنی سائیکل نمبر 596569 سنگل فریم سہراب 22 انچ چھوڑ گیا ہے۔

محمود احمد شمیم S.S.T.
گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: یکم جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

2جون غروب آفتاب	7-12
3جون طلوع آفتاب	5-01

عالمی خبریں

افغانستان میں وقفہ وقفہ سے شدید زلزلہ آنے سے مرنے والوں کی تعداد ٦ ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔ اب تک 3000 نعشیں نکالی جا چکی ہیں۔ ایک سو گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ ٨ ہزار افراد زخمی ہوئے ہیں 3 ہزار ملبہ تلے دبے ہوئے ہیں۔ روستک اور فیض کے اکثر گاؤں زلزلہ سے متاثر ہوئے۔ ہزاروں مکانات زمین بوس ہو گئے۔ زلزلے کی شدت رچر سکیل پر 7 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلوں کے جھٹکے کابل کے علاوہ راولپنڈی پشاور اور اسلام آباد میں بھی محسوس کئے گئے۔

پاکستان کے خلاف پابندیوں پر دستخط کرنے کے بعد امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دھماکوں سے توبہ کریں۔ دونوں ممالک اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ صورت حال پہلے ہی دھماکہ خیز ہے دھماکوں سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ محض کشیدگی بڑھے گی۔

یوکرائن کے صدر جو آج کل جرمنی کے دورہ پر ہیں نے کہا ہے کہ ان کا ملک پاکستان کو 320 ٹی 80 ٹینک ضرور دے گا۔ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔

بھارت نے ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ممالک کو پیشکش کی ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے سمجھوتہ کے لئے فوری مذاکرات کئے جائیں۔

امریکی کمپنیوں نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری جاری رکھیں گے۔

فرانس نے پاکستان اور بھارت سمیت دنیا کی سات ایٹمی طاقتوں کا مشترکہ اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی ہے۔

لاطینی امریکہ کے ممالک ارجنٹائن۔ میکسیکو برازیل اور وینیزویلا نے ایک مشترکہ بیان میں بھارت اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کی مذمت کی ہے۔

"آواز" ٹیپ کرنے والے کمپیوٹر بھی امریکی مارکیٹ میں آگئے ہیں۔ جس سے ٹائپسٹ کی محتاجی ختم ہو گئی ہے یہ کمپیوٹر آواز سمجھنے اور لکھنے کے علاوہ جوابی گفتگو کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔

آئرلینڈ میں امن سمجھوتہ ناکام ہو گیا ہے۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں کے پیروکار آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ چار پولیس والوں سمیت 14۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جنوبی آئرلینڈ کی تمام پارٹیوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان ہونے والا امن سمجھوتہ ایک ماہ بعد ہی نفرت کی نذر ہو گیا ہے۔

سات ممالک تسلیم شدہ ایٹمی طاقت بن گئے ہیں۔ ان میں امریکہ، برطانیہ، چین، فرانس، روس، بھارت اور پاکستان شامل ہیں۔ اسرائیل کے پاس بھی یقینی طور پر ایٹمی ہتھیار ہیں۔ ایٹمی ہتھیار رکھنے کے خواہشمند ممالک میں ایران، عراق، شمالی کوریا اور لیبیا شامل ہیں۔

بی بی سی نے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی عوام کو پابندیوں کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے کوئی شخص ایمرجنسی کے نفاذ کو عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتا۔ لوگوں کو اندازہ ہونے لگا ہے کہ حکومت کی جانب سے سخت اقدامات ہونے والے ہیں۔ دھماکوں سے بلوچستان کے بعض مکانوں میں دراڑیں پڑ گئیں، جھٹکے اڑھائی سو کلومیٹر کے علاقہ میں محسوس کئے گئے۔ بلوچستان کی حکمران جماعت نے دھماکوں کے بارے میں مذمتی بیان جاری کیا ہے۔

پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا بند کمرے میں اجلاس ہوا۔ جس میں رکن ممالک کی طرف سے پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور پاکستان کے خلاف قرارداد پیش کی گئی جسے چین نے ویٹو کر دیا اور اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

برطانیہ نے پاکستان سے اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے، اسی طرح آسٹریلیا نے سرکاری دورے پر آئے ہوئے چیئرمین سینٹ وسیم سجاد اور ان کے ہمراہ وفد کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

ملکی خبریں

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ دھماکوں کا فیصلہ قرآن پاک سے رہنمائی لے کر کیا ہے۔ بھارت اب کشمیر خالی کر دے۔ ہم نے ایٹم بم بنا کر کشکول چکنا چور کر دیا ہے۔ ایٹمی دھماکوں سے اب کوئی دشمن پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھے گا۔ ہم نے عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ قومی ایجنڈے سے انقلاب آئے گا۔

حکومت پاکستان نے ایک اور ایٹمی دھماکہ کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایٹمی دھماکوں کی موجودہ سیریز مکمل ہو گئی ہے۔ پاکستان نے چھ ایٹمی دھماکے کامیابی کے ساتھ کرنے کے علاوہ ایٹمی ہتھیاروں کا ڈیلیوری سسٹم بھی تیار کر لیا ہے۔ چاغی میں دھماکے کرنے والی سائنس دانوں کی 150 رکنی ٹیم کے سربراہ ثمر مبارک نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ چھٹا دھماکہ ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے تھا۔ بھارت بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم نے ہائیڈروجن بم بنانے کی صلاحیت بھی حاصل کر لی ہے۔

ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ ہم نے انوکھے ایٹم بم تیار کئے ہیں۔ کم مار کے میزائل بھی داغے جا سکتے ہیں۔ پاکستان کے ایٹم بم کو طاقت اور ٹیکنالوجی میں بھارت پر برتری حاصل ہے۔ ایٹم بم کی موجودگی ہی کافی ہوتی ہے تعداد اہم نہیں۔

تمام قادیانی وزیراعظم نواز شریف کا ساتھ دیں گے، مرزا مسرور احمد

☆☆ ربوہ (نامہ نگار) گزشتہ روز قادیانی جماعت کے مقامی امیر اور ناظم اعلیٰ انجمن احمدیہ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد نے وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کے نام اپنے ایک پیغام میں کہا کہ بھارت کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکے کے نتیجہ میں پاکستان کے لئے جو نازک صورتحال پیدا ہوئی ہے اس میں قادیانی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں اور اپنی خدمات ملک اور قوم کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ اللہ ان نازک اور کٹھن حالات میں ملک و قوم کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

روزنامہ دن 31- مئی 1998ء

پاکستانی دھماکوں کے بعد بھارت کے لہجے میں تبدیلی آگئی ہے واجپائی کشمیر پر مذاکرات کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نیا دھماکہ غیر ضروری تھا۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ قومی حکومت قائم کی جائے۔ حکمرانوں نے فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کرنے سے قبل اپنے ڈالر نکلوا لئے تھے۔ چھٹے دھماکے کا فیصلہ غلط تھا اس سے علاقے میں کشیدگی بڑھے گی۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک نے مالی امداد کے وعدے نہیں کئے تاہم اس کا امکان ہے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملائیشیا سمیت دوسرے ممالک سے خوردنی تیل ادھار مانگیں گے۔

وزیراعظم نے بیورو کریٹس کے اثاثوں کی انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ خفیہ ادارے اعلیٰ افسروں کے 1990ء سے اب تک بڑے بڑے خرچوں کا ریکارڈ پیش کریں گے۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے حکومت کے خلاف تحریک نہ چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور حکومت کو غیر مشروط تعاون کی پیش کش کی ہے۔

سابق صدر فاروق لغاری نے "ملت پارٹی" کے نام سے نئی سیاسی جماعت بنالی ہے۔ 14۔ اگست کو لاہور میں پارٹی کنونشن ہو گا۔ فاروق احمد لغاری نے پشاور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دوسری جماعتیں ذاتی اقتدار چاہتی ہیں جبکہ ہم عوامی اقتدار کے لئے جدوجہد کریں گے۔ دھماکے کی تیاریاں 1995ء میں مکمل کر لی تھیں مگر کمزور لیڈر شپ کی وجہ سے تاخیر ہوتی گئی۔ ایٹم بم اتفاق فاؤنڈری میں نہیں بنا۔ اسے بھٹو نے شروع کیا اور عوام نے اپنے خون پسینے سے مکمل کیا۔

واپڈا کے غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کر دی گئی ہے۔ ایک سال کے لئے اوور ٹائم الاؤنس کا اجرا بند کر دیا گیا ہے۔

پاکستان عوامی اتحاد کے سربراہ پروفیسر طاہر القادری نے قومی حکومت کا مطالبہ واپس لے لیا ہے۔ ملک کے مفاد میں عوامی اتحاد کی طے شدہ ریلیاں بھی منسوخ کر دی گئی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

اہل ربوہ کیلئے خوشخبری

تابکاری اثرات سے بچاؤ کیلئے	حفاظتی ادویات مفت حاصل کریں

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
211842

ھیٹ سٹروک سے بچیئے
گرمی اور لو میں ہیٹ سٹروک کا خطرہ ہروقت موجود ہے۔ SUMMER TONIC کا بروقت استعمال لو لگنے سے بچاتا ہے۔ اور ہیٹ سٹروک کا علاج بھی ہے۔ قیمت-/20 روپے۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گول بازار ربوہ فون 213156/771

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
- کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
- زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی۔

زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر — دوکان: 212837
میاں فرید یوسف — رہائش: 212175

پتہ بیرون